اُردو زبان کی بقا اور اُردو میڈیم کی حفاظت

ڈاکٹر محمد نسیم اختر
بی بی کالونی، کلمنا روڈ، پلاٹ نمبر 51، ایریکھیڑا، کامٹی، ضلع ناگپور۔ 441001

زبان انسان کے اظہار خیال کا وسیلہ ہے۔ زبان سماجی، تہذیبی اور ثقافتی تشخیص کا ذریعہ ہے۔ مادری زبان میں درس و تدریس سب سے آسان طریقہ ہے۔ بچے مادری زبان میں آسانی سے کسی اصطلاح کو سمجھ سکتے ہیں۔ مادری زبان ان کے ماحول کی زبان ہوتی ہے۔ جس ماحول میں بچہ آنکھیں کھولتا ہے، بچپن گزارتا ہے اور جو زبان اس کے کانوں تک پہنچتی ہے دراصل وہی اس کی مادری زبان ہوتی ہے۔ اسکولی تعلیمات کو بہتر و معیاری بنانے کے لیے مادری زبان ہی واحد ذریعہ ہے۔ مادری زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے کے لیے گھر کی زبان اور اسکولی زبان میں ربط پیدا کر کے آسان بنانا ہوگا۔ تاکہ بچے اپنے خیالات اور تجربات کو بہ آسانی پیش کر سکیں۔

ہندوستان میں الگ الگ علاقوں میں اپنی اپنی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا ملک ہے، جہاں سب سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اردو زبان کا تعلق ہند آریائی خاندان سے ہے۔ اردو زبان کا کوئی مخصوص علاقہ نہیں ہے۔ آج کی نسلیں اپنے گھروں میں اردو تو بولتی ہیں، لیکن وہ اس زبان میں تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ گجرال کمیٹی کی سفارشات کے مطابق اردو علاقوں میں پرائمری و ثانوی تعلیم کا ذریعہ اردو ہونا چاہیے، مگر افسوس کہ اس کمیٹی کی سفارشات کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جس کی وہ حقدار تھی اور ہم بھی اردو ذریعۂ تعلیم سے دور بھاگ رہے ہیں، لیکن وقت کا تقاضا ہے کہ اردو آبادی کے علاقوں کے بچوں کا ذریعۂ تعلیم اردو ہی ہونا چاہیے۔ اردو محض زبان نہیں بلکہ ایک انقلابی تحریک بھی ہے۔ اردو نے ہندوستان کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انگریزی حکمرانوں کے خلاف اردو شیدائیوں نے سب سے پہلے بگل بجایا۔ ان میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب کی کوششیں شامل رہی ہیں۔ لیکن آزادی کے بعد سیاسی حالات کے پس منظر سے اردو اپنے گھر سے بے گھر ہوگئی اور ملک کی تقسیم کی وجہ سے اردو پر انتہائی خراب اثرات پڑے ہیں۔

ہندوستان میں ہمارے اسلامی علوم کی بیشتر کتابیں اردو زبان میں ہیں۔ انگریزی یا دوسری

زبانوں میں اسلام پر جو کام ہوا ہے، وہ بہت کم ہے۔ اگر ہماری نسلیں اردو زبان سے ناواقف رہیں تو دین سے دور رہیں گی۔

آج دنیا میں مختلف زبانیں اپنے غلبہ کے لیے کوشش کر رہی ہیں۔ اپنی تہذیب کو باقی رکھنے کے لیے ہمارے لیے بھی اردو زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ قابلِ ستائش ہیں وہ مدارس جو اردو زبان کے ذریعے اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

اردو کے رسائل و جرائد، مجلّات اور اخبار پڑھنے والے اردو والے ہی ہوں گے۔ وہ اردو پڑھنے والے اسکولوں اور مدرسوں سے ہی ملیں گے۔ اگر اردو اسکول آباد رہیں گے اور ان میں معیاری تعلیم دی جا رہی ہوگی تو ہمیں اردو کو بچانے کے لیے کوئی اور ذریعہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ دورِ حاضر کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ اردو اسکولوں کی حفاظت کے لیے ہم اپنے بچوں کو اردو میڈیم اسکول میں بھیجیں۔ کسی دوسرے میڈیم سے متاثر نہ ہوں۔ ہر محفل میں اظہار خیال اردو میں ہی کریں۔ اردو اسکول کی حفاظت اور اردو کے فروغ کے لیے اساتذہ، مجلس منتظمہ و دیگر ذمہ داران خلوص کے ساتھ ایک ایک گھر جا کر اردو کی جانکاری، اہمیت وافادیت بتا کر بچوں کو جمع کریں۔ جیسا کہ زمانۂ قدیم میں ہمارے بزرگوں نے اردو میڈیم ادارے قائم کرنے کے لیے کیا تھا۔ کتابیں، کاپیاں، یونیفارم بچوں کو دے کر اسکول کی طرف راغب کریں۔ ایسی محنت ہمارے بزرگوں کی تھی۔ جس کو آج دوبارہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اردو اسکولوں میں انگریزی بول چال کی کلاسیں قائم کریں تاکہ انگریزی اصطلاحات اردو میڈیم کے لیے آسان ہو جائیں۔ خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی کی اصطلاحات اردو میڈیم کے بچوں کو مشکل سے سمجھ میں آتی ہیں۔

اردو میڈیم اسکولوں کے لیے سیمی انگریزی میڈیم قائم کریں۔ جس میں غیر انگریزی میڈیم اسکولوں میں پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری جماعتوں کے طلبا کے لیے ریاضی اور سائنس مضمون بطور متبادل انگریزی زبان میں سکھائے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک کوشش یہ بھی کی جائے جیسا کہ علم و فن، سائنس، علم نجوم، ریاضی، علم طبّ جیسے اہم علوم جو صرف عربی اور فارسی میں زمانۂ قدیم میں دستیاب تھے۔ مغربی ممالک نے ان کتابوں اور علم کے ذخائر کو انگریزی میں ترجمہ کر کے اپنی یونیورسٹیوں کا حصّہ بنایا اور ان علوم کو مزید ترقی دے کر آج تمام دنیا پر اپنی برتری حاصل کرنے کے قابل ہوئے۔ آج کی ضرورت ہے کہ ان جدید علوم کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے اردو داں طبقہ تک پہنچایا جائے اور انھیں وقت کے ساتھ چلنے اور دنیا کے لیے دوبارہ اپنا قائدانہ کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے۔

○○